سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری اور مسلمان

سنہ ۱۹۴۱ء میں ہونے والی مردم شماری کا وقت جوں جوں قریب آ رہا ہے۔ اس کے متعلق غیر مسلم اقوام کی سرگرمی اور جدوجہد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جن صوبوں میں مسلمانوں کے مقابلہ میں غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔ وہاں تو انہیں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں لیکن جہاں وہ اقلیت میں ہیں۔ وہاں وہ ہر رنگ میں کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کر دیں۔ یا کم از کم اتنا قلیل فرق باقی رہے۔ کہ وہ غیر مؤثر ہو جائے۔

اگرچہ صوبہ بنگال میں بھی مسلمانوں کی اکثریت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ لیکن پنجاب میں ایک طرف غیر مسلموں کی جدوجہد اور دوسری طرف مسلمانوں کی غفلت اور سستی کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہاں مسلمان بہت زیادہ خطرہ میں ہیں۔ کیونکہ ہندو اور سکھ بڑی سرگرمی کے ساتھ اپنی تعداد میں اضافہ کرنے کی تجاویز سوچ رہے ہیں۔ سکھوں کی شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے حال ہی میں سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں سکھوں کی تعداد کے متعلق انتظامات کرنے کے لئے پانچ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

ہندو صاحبان سکھوں سے بھی زیادہ سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر خصوصیت کے ساتھ اچھوت ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کو ہندو لکھا کر اپنی تعداد میں اضافہ کر لیں۔ اس کے لئے اچھوتوں کو طرح طرح کے چکمے دیئے جا رہے ہیں۔ کئی طریق سے انہیں زیر اثر لانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور کھلم کھلا کہا جا رہا ہے۔ کہ:۔ "اگلی مردم شماری سنہ ۱۹۴۱ء میں ہونے والی ہے۔ اور ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ پچھلی مردم شماری سے کچھ سبق سیکھیں۔ جس میں ان کی مجرمانہ لاپرواہی اور دور نا اندیشی کی وجہ سے ہندوؤں کی تعداد میں دو لاکھ کی کمی واقعہ ہوئی تھی۔ تعداد پر بہت کچھ انحصار ہے۔ اور ہم اس سوال کی طرف سے اپنی آنکھیں بند نہیں کر سکتے۔ اگر کریں گے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہماری تعداد میں کمی واقعہ ہوگی۔ اور ہماری پولیٹیکل اخلاقی اور اقتصادی طاقت کمزور ہو جائے گی۔ اس لئے میں سب بھائیوں کی توجہ اس ضروری سوال کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اس کی طرف پورا دھیان دیں"

پھر لکھا ہے:۔ "پچھلی مردم شماری میں چار لاکھ ہندو ہری جنوں نے اپنے آپ کو ہندو نہیں لکھایا۔ بلکہ آد دھرمی لکھایا تھا۔ اگر قومیت کے خانے میں یہ لوگ ہندو لکھواتے۔ تو پنجاب کے اندر دو نشستیں اور کونسل میں ہندوؤں کو مل جاتیں۔ آد دھرمی لیڈروں کی غلطی کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کو حق نیابت زیادہ مل گیا ہے" (پرتاپ ۱۵ فروری)

ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ اپنی صحیح تعداد لکھانے کا انتظام کریں۔ اور اس میں اگر کوئی غلطی واقع ہو تو اس کی اصلاح کرائیں۔ لیکن یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ مفلوک الحال اور پسماندہ اقوام کو محض اپنے ذاتی فائدہ کی خاطر اپنے اندر شامل کر کے ان کی ہستی کو کالعدم کر دیا جائے۔ ہندو اگر اچھوتوں کو ہندو سمجھتے تو ان کی وہ حالت نہ ہوتی۔ جو آج ہے اور جس کے رو سے ہندوؤں کے نزدیک وہ حیوانوں سے بھی بدتر سمجھے جاتے ہیں۔ اب اپنی تعداد بڑھانے اور اسمبلی میں زیادہ نشستیں حاصل کرنے کے لئے اچھوتوں کو ہندو قرار دینا ایسی خود غرضی ہے۔ جو کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ مسلمانان پنجاب کو جہاں اپنی صحیح تعداد مردم شماری کے کاغذات میں لکھانے کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ وہاں پسماندہ اقوام کو بھی ہندوؤں کے حبالہ میں پھنسنے سے بچانا چاہیئے۔ اور ان پر واضح کر دینا چاہیئے کہ وہ اپنی ہستی کو قائم رکھنے میں غفلت نہ کریں۔

اس سلسلہ میں ہم جماعت احمدیہ سے یہ بھی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ہر جگہ اپنی پوری تعداد درج کرانے کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع کر دینی چاہیئے۔ اور وہ اس طرح کہ اپنے ہاں کے تمام مردوں عورتوں اور بچوں کی مکمل فہرستیں بنائی جائیں۔ اور پھر جب سرکاری طور پر فہرستیں بنیں۔ تو اس وقت اپنی فہرستوں کے مطابق ان میں اندراج کرائے جائیں۔ اس بارے میں اگر کسی قسم کی مشکل پیش آئے یا کوئی بے ضابطگی معلوم ہو۔ تو اس کی اطلاع فوراً افسران بالا کو دی جائے۔ نیز نظارت امور عامہ کو بھی مطلع کیا جائے۔

اس کے علاوہ نہایت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ احمدیت کی طرف بھی توجہ کی جائے۔ دوسرے لوگ طرح طرح کے حیلوں سے اپنی تعداد میں اس لئے اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ دنیوی مفاد حاصل ہو لیکن ہمارے مدنظر یہ مقصد ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کرنے اور اس کی مخلوق کی سچی خدمت بجا لانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ پس اس مبارک مقصد کی خاطر انتہائی کوشش کی جائے۔ تا کہ ہم اندازہ لگا سکیں کہ گزشتہ دس سال میں ہم نے اس لحاظ سے کتنی ترقی کی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پتہ

قادیان ۲۴ ماہ تبلیغ۔ جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا آج ایک تار موصول ہوا ہے جس میں لکھتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تار کا پتہ ۲۹۔ماہ تبلیغ (مطابق ۲۹۔فروری) تک اور ڈاک کا پتہ ۲۷ ماہ تبلیغ مطابق ۲۷ فروری تک معرفت پوسٹ ماسٹر کراچی صدر ہوگا۔ ان تاریخوں کے بعد حضور کا ڈاک اور تار دونوں کا پتہ کنجیجی۔ جے ریلوے سندھ ہوگا۔

حضور مع اہل بیت و خدام بخیریت ہیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل جو بوجہ علالت کراچی سے واپس روانہ ہوگئے تھے۔ ملتان برائے علاج ٹھہر گئے ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳۔ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے درد نقرس میں گو پہلے کی نسبت بہت کچھ افاقہ ہے۔ مگر ابھی تک پورے طور پر درد رفع نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنی بہو کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ضروری اعلان یوم التبلیغ کے متعلق

یوم التبلیغ کے متعلق احباب ہر جگہ خاص اہتمام سے کام کریں ہمارا یوم التبلیغ اس لئے منایا جاتا ہے۔ کہ جماعت کے متعلق صحیح علم نرمی اور محبت کے ساتھ جس قدر زیادہ سے زیادہ ممکن ہو۔ لوگوں میں پھیلایا جائے۔ یہ علم غیر مسلموں میں بہت ہی کم ہے۔ اس لئے زیادہ کوشش اور بہتر تدبیر و انتظام کی ضرورت ہے۔

خاص لٹریچر

اس دفعہ حسب ذیل خاص لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ رسالہ ریویو اردو کے یوم التبلیغ نمبر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ مضمون شائع ہو رہا ہے جس کا انگریزی ترجمہ حال ہی میں بمبئی سے ریڈیو پر پڑھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پروفیسر عبد اللہ بن سلام کے ہندی ٹریکٹ مت پریورتن کا اردو ترجمہ اور عبد اللہ سکاٹ انگریز نو مسلم اور بھائی عبد الرحیم صاحب کے مضامین اسلام کی خوبیاں عیسائی اور سکھ نقطۂ نظر سے شائع ہوں گے۔

(۱) ہندو بھائیو! ہمارا گورنمنٹ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصنیف
(۲) مت پریورتن۔ عبد اللہ بن سلام کی تصنیف۔ (۳) کرشن بھگوان

جماعتیں اپنے آئندہ سال کے بجٹ تشخیص کر کے فوراً بھجوائیں

مجلس مشاورت کے لئے چھپنے والے بجٹ کے مسودہ کی تیاری چند دن تک شروع ہونے والی ہے۔ جو شروع ہونے پر چند دن میں مکمل ہو جائے گی۔ جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے سال آئندہ کے بجٹ نہیں بھجوائے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ بجٹ مطابق ہدایات فوراً مکمل کر کے بھجوا دیں۔ ایسی جماعتوں کے افراد بھی اپنے عہدیداران متعلقہ کو یاد دہانی کر کے اور ان کی اس کام میں مدد کر کے ثواب حاصل کریں۔

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ بجٹ چھپنے سے پہلے پہلے فارم تشخیص مکمل کر کے بھجوا دینے والی جماعتوں کے بجٹ نئی تشخیص کے مطابق درج کئے جائیں۔

ناظر بیت المال

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بہترین عبادت وہی ہے۔ جس پر مداومت اختیار کی جائے اگر میری جماعت کے دوست ایک پائی فی روپیہ ماہوار چندہ اپنے اوپر لازم کریں تو بھی کافی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ جو لوگ بارہ چودہ بلکہ پچیس تیس پائی فی روپیہ چندہ دینے کے عادی ہیں۔ ان کے لئے ایک پائی کا اضافہ کوئی بات نہیں اور یہ کوئی بوجھ نہیں کیونکہ وہ عادی ہو چکے ہیں۔ عام طور پر چندہ عام ایک آنہ فی روپیہ یعنی بارہ پائی ادا کیا جاتا ہے۔ پھر چندہ خاص جلسہ سالانہ اور مختلف عارضی تحریکات اس کے علاوہ ہیں۔ اور ان کو ملا لیا جائے۔ تو جماعت کے چندہ کی اوسط ۱۵ پائی فی روپیہ کے قریب ہو جاتی ہے۔ اگر اس میں ایک پائی فی روپیہ ماہوار کا اضافہ کر دیا جائے تو کوئی بوجھ نہیں۔

حضور نے پھر فرمایا۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مومن کو دنیا میں ہوشیار رہنا چاہیئے۔ وہ کوئی نیکی نہ چھوڑے اور استقلال کے ساتھ سب نیکیاں کرتا رہے۔ اور کبھی یہ خیال نہ کرے کہ میں نے جو کچھ کر لیا ہے۔ وہ کافی ہے۔ مومن کو ہوشیار رہنا اور پھر استقلال دکھانا ضروری ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کو پیش کر کے عرض ہے۔ کہ ہر جماعت کے عہدہ دار اپنی جماعت کے ہر احمدی سے چندہ کشمیر ایک پائی فی روپیہ ماہوار کے حساب سے وصول فرمائیں۔ اور کسی دوست کو بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رکھیں۔

جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہاں کی سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنی جماعت کی احمدی مستورات سے ماہوار چندہ کشمیر کی وصولی میں پوری سعی فرمائیں۔

فائنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان۔

لٹریچر کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ یہ لٹریچر احباب زیادہ سے زیادہ منگا کر تقسیم کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ

اسلام اور اشتراکیت

کیمونزم یا اشتراکیت موجودہ دور کی مغربی تحریکات میں سے ایک اہم تحریک ہے۔ جس سے بعض مسلمان نوجوان بھی متاثر ہیں اور وہ اسلامی تعلیم سے پوری طرح آگاہ نہ ہونے کی وجہ سے خیال کرتے ہیں۔ کہ اس تحریک کا اصول اسلام سے زیادہ بُعد نہیں۔ وہ محض یہ دیکھ کر کہ اسلام اور اشتراکیت دونوں غریب طبقہ کی بہبودی چاہتے۔ اور دونوں مساوات کے مدعی ہیں۔ یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ کہ مسلمان ایک ہی وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی متبع رہ سکتا۔ اور مارکس کا بھی غلام بن سکتا ہے۔ حالانکہ یہ تحریک اسلام سے بہت بڑا بُعد رکھتی ہے ؂

اشتراکیت جس کا مرکز روس ہے۔ اور جس کا جال آج کل دنیا کے وسیع حصہ میں پھیلا ہوا ہے ۱۸۴۸ء میں اُس وقت شروع ہوئی۔ جبکہ برسلز میں جرمن مزدوروں کی ایک سوسائٹی نے اشتراکی اعلان شائع کیا۔ اس تحریک کے بانی کارل مارکس اور انجلز نے خود اعلان مرتب کیا۔ اور یہی اعلان بعد میں اشتراکیت کے اصول کی بنیاد قرار پایا۔ اس تحریک کا ابتداءً سوائے اس کے اور کچھ مقصد نہ تھا۔ کہ شخصی ملکیت کو ختم کر کے دولت اور اس کے وسائل کو سب لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن رفتہ رفتہ اسے معاشیات کی حد سے نکل کر تمام انسانی زندگی کے لئے ایک ایسا نظریہ وضع کرنا پڑا۔ جس میں یہ جدید طرز معیشت کھپ سکتا۔ اسی لئے جو اشتراکیت آج کل رائج ہے۔ وہ محض غریبوں کے معاشی مسائل کے حل کا ہی دعوےٰ نہیں کرتی۔ بلکہ اخلاق اور تمدن و تہذیب کا بھی ایک نظام پیش کرتی ہے۔ اور چونکہ اشتراکیت کی بنیاد مادیت پر ہے۔ اس لئے یہ تمام نظام دراصل مادہ پرستانہ ہے۔ کارل مارکس جو اشتراکیتِ جدید کا بانی ہے مذہب کا سخت دشمن اور ایک کٹر مادہ پرست تھا۔ اس پر مزید یہ کہ وہ یہودی النسل تھا۔ اور اسے مسیحیت سے نفرت اپنے باپ دادا سے بطور ورثہ ملی تھی۔ مارکس نے ابتدا سے ہی اشتراکی تحریک کو مادہ پرستی اور بے دینی کی راہ پر چلایا۔ اور مذہب کے خلاف اشتراکیت کا عناد اس وقت اور بھی شدید صورت اختیار کر گیا۔ جب مسیحیت اور زاریت دونوں نے اشتراکیت کو کچلنے کی کوشش کی ؂

۱۹۱۷ء میں جب زار کی سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ اور لینن کی اشتراکی جماعت برسر اقتدار آئی۔ تو اس نے سوویٹ یونین کی حدود میں مذہب کو بزور شمشیر مٹا دینے کا عزم کیا۔ اور تمام دنیا میں سرمایہ داری اور مذہب کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ؂

یہ بات کہ اشتراکیت مذہب کی دشمن ہے ایسی یقینی ہے۔ کہ اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ لینن نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں بار بار اس امر کا اعادہ کیا ہے۔ کہ اشتراکی عوام اور اُن کے لیڈروں کو اپنی پوری طاقت (نعوذ باللہ) خدا کی ہستی کو بے دخل کرنے پر صرف کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ اشتراکی نظام اجتماعی کا سب سے بڑا دشمن خدا ہی ہے۔ دسمبر ۲۶ء میں مزدوروں کے ایک ماہوار جریدہ میں لینن کے یہ الفاظ شائع ہوئے۔ کہ "مذہب لوگوں کے لئے افیون کا حکم رکھتا ہے۔ مارکس مسلک کی نگاہ میں اس وقت کے تمام مذاہب اور مذہبی نظام دراصل خوشحال طبقہ کی رجعت پسندی کے آلات کار ہیں۔ اور محنت کش اور غریب طبقہ کو فریب دینے اور لوٹنے کے لئے دھوکے کی ٹٹی کا کام دیتے ہیں۔"

ایک اشتراکی مصنف اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ "اشتراکی جماعت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ کارل مارکس کے اس نظریہ کو کہ مذہب لوگوں کے لئے افیون کا حکم رکھتا ہے غریب طبقہ کے افراد تک زیادہ سے زیادہ پہنچائے۔ مذہب اور اشتراکیت دو متضاد چیزیں ہیں نظری حیثیت سے بھی اور عملی حیثیت سے بھی۔ جو اشتراکی کوئی مذہبی عقائد رکھتا ہو۔ اسے درحقیقت اشتراکیت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا ؂

اشتراکیت کا پُرجوش حامی پروفیسر ہیکر اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

"اشتراکی محض لامذہب اور مادہ پرست ہونے پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ وہ لامذہبیت اور مادہ پرستی کا مجاہد ہوتا ہے۔ وہ صرف یہی نہیں چاہتا۔ کہ اس کی جماعت کا ہر ممبر اپنے لامذہب ہونے کا اعتراف کرے۔ بلکہ وہ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ وہ پورے جوش اور سرگرمی کے ساتھ غیر اشتراکی لوگوں میں لامذہبیت اور فلسفۂ مادیت کی اشاعت کرے اور نوجوانوں کی تعلیم کا پروگرام اس طرح بنایا جائے۔ کہ آئندہ نسل خود بخود مادہ پرستی کے عقائد لے کر اٹھے۔ اشتراکیوں کے نزدیک کوئی دوسری زندگی نہیں۔ جو بعد میں آنے والی ہو۔ اس لئے وہ اپنی موجودہ زندگی کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کمیونسٹ پارٹی کی تحریک پر ایک خاص سوسائٹی "انجمن منکرین خدا" کے نام سے قائم ہے۔ جس کا مقصد وحید اسی مقصد کی تبلیغ و اشاعت کرنا ہے۔ اس انجمن کو کمیونسٹ پارٹی کی پوری تائید حاصل ہے" ؂

ایک اشتراکی کے نزدیک انسان زمین پر خدا کا خلیفہ نہیں بلکہ حیوانات کی بہت سی انواع میں سے ایک ہے۔ جسے صرف یہ امتیاز حاصل ہے۔ کہ اس کی عقل زیادہ ترقی یافتہ ہے مگر بہر حال اس کے پاس جس قدر قوتیں ہیں اُن تمام کا مصرف اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ حیوانی مقاصد یعنی بھوک اور شہوت کے محرکات کو زیادہ عمدگی کے ساتھ پورا کرے ؂

اشتراکی نظریۂ حیات پر ایک سرسری نظر ڈالنے کے بعد اب مختصراً ان تدابیر کا ذکر کیا جاتا ہے جو مذہب کے اثرات کو دبانے کے لئے اشتراکی اختیار کرتے ہیں۔ اشتراکیوں کا خیال ہے کہ اگر مذہب کے خلاف محض نفرت انگیز پراپیگنڈا کیا جائے۔ اور خدا اور اس کے پرستاروں پر لعن طعن کی جائے۔ تو اس سے مذہب کا استیصال نہیں ہو سکتا۔ بلکہ شائد مذہبی خیالات رکھنے والے لوگ اپنے عقائد میں اور زیادہ پختہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا مذہب کے استیصال کی مؤثر تدبیر وہ یہ قرار دیتے ہیں کہ مفلس عوام کو روٹی کے لئے متوسط اور اعلےٰ طبقوں کے خلاف بھڑکایا جائے۔ اور اس لڑائی میں دو مقصد اپنے پیش نظر رکھے جائیں۔ اول عوام اشتراکیوں کو اپنا ہمدرد سمجھ کر اپنی باگیں بالکل ان کے ہاتھ میں دے دیں۔ دوم متوسط اور اعلےٰ طبقوں کے خلاف عوام کی جدوجہد محض معاشی مسائل کو حل کرنے کے لئے ہی نہ ہو۔ بلکہ اس اجتماعی نظام کو توڑ دینے کے لئے ہو۔ جو قدیم مذہبی و اخلاقی تصورات پر تعمیر ہوا ہے۔ اشتراکیوں کے نزدیک جب تک یہ دونوں مقصد پوری طرح حاصل نہ ہوں۔ لامذہبیت کی تبلیغ نرم انداز میں ہونی چاہیئے۔ اور عوام کو وقتاً فوقتاً اطمینان دلاتے رہنا چاہیئے کہ ہم تمہارے مذہب میں دخل نہیں دیتے۔ ہم تو صرف روٹی کا سوال حل کرنا چاہتے ہیں جب عوام پوری طرح قابو میں آجائیں۔ اور جنگ اس نوبت پر پہونچ جائے۔ کہ قدیم تمدن و معاشرت کی جڑیں ہل جائیں۔ تو پھر نئی اشتراکی سوسائٹی کی تعمیر شروع کر دی جائے۔ اور یہ تعمیر ایسے نقشہ پر ہو جس میں مذہب کے لئے کوئی جگہ نہ ہو۔ یہ اشتراکیوں کا اصلی نقشۂ جنگ ہے اور اسی لائحہ عمل پر اشتراکی عوام کو تبلیغ کرتے ہیں۔

اشتراکیوں کے نزدیک مذہب دراصل خوشحال طبقہ کی پیداوار ہے جس نے محنت پیشہ عوام کو مذہب کا نشہ پلا کر اپنے قابو میں کیا ہوا ہے اور اپنے مقاصد کے لئے ان سے خدمت لے رہے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مذہب دنیا میں خونریزی اور بد امنی کا سب سے بڑا سبب ہے حالانکہ واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے اشتراکیت نے چند سالوں کی مختصر تاریخ میں اتنا انسانی خون بہایا ہے کہ مذہب کی ہزاروں سال کی تاریخ میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ملتا ؂

غرض اشتراکیت اور اسلام میں بعد المشرقین ہے اور اسلام و کیمونزم دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ کیمونزم مفلسوں کی ہمدردی کا بھیس بدل کر مادہ پرستی پھیلانے کے لئے میدان عمل میں اترا ہوا ہے اور یقیناً تمام مذاہب میں صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو کیمونزم اور اس کے مادی فلسفہ کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب تک اسلامی تہذیب کو عمل کی دنیا میں قائم نہیں کر دیا جائیگا۔ دنیا کیمونزم کے اصول سے چھٹکارا نہیں پا سکتی۔

بخار کا پانی کے ذریعہ علاج

اخبار الفضل ۲۲ فروری ۱۹۴۰ء میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ کے زیر عنوان لکھا ہے۔

"نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الحمّٰی من فیح جھنم فاطفوھا بالماء یعنی بخار دراصل دوزخ کی بھاپ ہے۔ لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔ اس میں جہنم سے مراد شدت کی گرمی ہے۔ بعض معترضین نے اسبات کو اٹھایا ہے۔ کہ بخار کے دوران میں نہانا مضر ہے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب نہیں کہ ہر بخار میں نہانا چاہئے۔ بلکہ وہ بخار جو شدت گرمی کے باعث ہو۔ اس میں نہانا یا سر میں پانی ڈالنا مضر نہیں ہوتا"۔

اس سلسلہ میں مَیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پانی ہر قسم کے بخار کا نہایت اعلےٰ اور آسان علاج ہے۔ اور حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پڑھ کر آپ پر درود بھیجنے کو بے اختیار دل چاہا۔ کیونکہ یہ آپ کی اور اسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔

بخار کا پانی سے علاج وہم یا کسی ایک آدھ شخص کی رائے نہیں ہے۔ بلکہ یقینی علم پر مبنی ہے۔ اور ہر روز اس کے خوش کن نتائج مشاہدہ میں آتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں علاج بالماء یعنی پانی کے ذریعہ معالجہ کا رواج خصوصاً روز بروز بڑھ رہا ہے۔ وہاں اس کے ہزاروں پریکٹیشنر ہیں۔ سینکڑوں رسالے نکلتے ہیں۔ درسگاہیں۔ سینی ٹوریم اور سوسائٹیاں قائم ہیں۔ فادرنیف۔ لوئی کوہنی۔ ڈاکٹر لنڈلر اور بنی نوع انسان کے دیگر بہت سے محسنوں نے پانی سے معالجہ کے طریقے نکال کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی صداقت پر مہر ثبت کر دی ہے۔

میں ایک بار پھر پورے وثوق سے دعوے کرتا ہوں۔ کہ ہر قسم کے بخار کا علاج پانی سے نہایت کامیابی اور آسانی سے ہو سکتا ہے۔ جب کسی شخص کو بخار ہو۔ آپ اسے فوراً ہوا دار کمرہ میں بآرام لٹا دیں۔ پانی سے انیما کر کے اس کی کولن کا تعفن دور کریں۔ اور اسے تازہ پانی بکثرت پلاتے رہیں۔ ہو سکے تو اس میں سنگترہ یا مالٹہ وغیرہ کا پانی بھی ملا دیا کریں۔ مریض کے جسم کو پانی سے روزانہ اسپنج کیا کریں۔ بس یہ بخار کا پورے بھروسہ کا علاج ہے۔ اس طرح بیماری کا "فاسد مادہ" پانی کے ذریعہ تحلیل ہو کر پاخانہ پیشاب اور پسینہ وغیرہ کے ذریعہ جسم سے خارج ہو جائے گا۔ بخار کی تیزی انشاء اللہ جلد جاتی رہے گی۔ اور مرض کوئی خطرناک صورت اختیار نہ کرے گا۔

علاوہ ازیں اس علاج میں پانی کا استعمال حسب ضرورت سٹز باتھ۔ ہپ باتھ۔ سٹیم باتھ اور تراڑوں وغیرہ کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے۔

راقم کو تپ دق کا جب شدید عارضہ لاحق ہوا۔ اور مختلف علاجوں سے خاک فائدہ نہ ہوا۔ تو بآلاخر میں نے اپنا علاج لوئیس کوہنی آف جرمنی کے علاج بالماء اور غذا سے کیا۔ جس کے اثر سے ایک مردہ جسم میں جان پڑ گئی۔ اس کے بعد بہت سے دیگر مریضوں کا ادویات کے بغیر محض پانی اور غذا وغیرہ سے کامیاب علاج کر کے الحمّٰی من فیح جھنم فاطفوھا بالماء کا عملی مشاہدہ کر چکا ہوں۔

ہیڈرو پیتھی یعنی علاج بالماء کے متعلق مفصل حالات معلوم کرنے کے خواہشمند حضرات ٹکٹ دار لفافہ بھیجکر انگریزی لٹریچر کے پتے منگا سکتے ہیں۔ اور قدرتی علاج کے متعلق مشورہ بھی لے سکتے ہیں۔

احقر عبد القیوم خان سفیر تجارتی
احمدیہ بلڈنگ۔ بٹالہ۔

احمدی جماعتیں اپنے بجٹ فوراً بھجوا دیں

وہ احمدی جماعتیں جنہوں نے تا حال اپنا آئندہ سال کا بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوایا۔ وہ فوراً اپنا اپنا بجٹ بھجوا دیں۔ تا کہ مجلس مشاورت کے لئے چھپنے والے بجٹ میں ان کا بجٹ نئی تشخیص کے مطابق درج کیا جا سکے۔ (ناظر بیت المال)

تصویروں کی اشاعت میں احتیاط کی ضرورت

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۳-۱۹۴ کو پڑھتے ہوئے۔ میں ایک ایسی جگہ پر پہنچا جس کے پڑھنے سے میں نے سمجھا کہ جماعت کے وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندانِ نبوت کی عکسی تصویریں اس طور سے شائع کی ہیں۔ (یعنی جلسہ سالانہ پر) کہ لوگ اپنے گھروں میں جا بجا در و دیوار پر نصب کریں۔ اور اگر یہ رَو بڑھتی گئی۔ تو تصویروں کی اشاعت دوسری قوموں کی طرح ہو جائے گی۔ انہوں نے غلطی کی ہے۔ میں اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حکم لکھتا ہوں جو یہ ہے۔

"میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ میری جماعت کے لوگ بغیر ایسی ضرورت کے جو کہ مضطر کرتی ہے۔ وہ میری فوٹو کو عام طور پر شائع کرنا اپنا کسب اور پیشہ بنا لیں۔ کیونکہ اسی طرح رفتہ رفتہ بدعات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور شرک تک پہنچتی ہیں۔ اس لئے میں اپنی جماعت کو اس جگہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو۔ ایسے کاموں سے دستکش رہیں۔ بعض صاحبوں کے میں نے کارڈ دیکھے ہیں۔ اور ان کی پشت کے کنارہ پر اپنی تصویر دیکھی ہے۔ میں ایسی اشاعت کا سخت مخالف ہوں۔ اور میں نہیں چاہتا۔ کہ کوئی شخص ہماری جماعت میں سے ایسے کام کا مرتکب ہو۔ ایک صحیح اور مفید غرض کے لئے کام کرنا اور امر ہے۔ اور ہندوؤں کی طرح جو اپنے بزرگوں کی تصویریں جا بجا در و دیوار پر نصب کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے۔ کہ ایسے لغو کام منجر بشرک ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی خرابیاں ان سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہندوؤں اور نصاریٰ میں پیدا ہو گئیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جو شخص میرے نصائح کو عظمت اور عزت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور میرا سچا پیرو ہے۔ وہ اس حکم کے بعد ایسے کاموں سے دستکش رہے گا۔ ورنہ وہ میری ہدایتوں کے خلاف اپنے تئیں چلاتا ہے۔ اور شریعت کی راہ میں گستاخی سے قدم رکھتا ہے"۔

آئندہ سے احباب عام طور سے تصویروں کی اشاعت میں بہت احتیاط سے کام لیں۔

خاکسار محمد بشیر الدین بھاگلپوری اگریکلچرل اوورسیر جامتاڑا۔

کارکنان جماعت ہائے احمدیہ پنجاب کے لئے ضروری اعلان

الیکشن پنجاب اسمبلی ۱۹۴۱ء کے لئے تیاری شروع کر دی جائے

جو کام وقت پر نہیں کیا جاتا۔ اس کے لئے آخری گھڑی میں جو کوشش اور دوڑ دھوپ کی جاتی ہے۔ وہ بالعموم رائیگان جاتی ہے۔ اور حتمی نتائج کی توقع رکھنا تو درکنار ناگوار نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہئے۔ کہ بڑی احتیاط کے ساتھ ابھی سے اپنے اپنے مقامات پر اپنے طور پر احمدی ووٹرز کی فہرست تیار کر لیں اور پھر اسبات کا پورا اہتمام کریں۔ کہ مقامی سرکاری ملازمین پٹواری وغیرہ نے پوری دیانتداری سے احمدی ووٹران کو اپنی فہرست میں لکھ لیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کسی کی طرف سے کوتاہی صادر ہو۔ تو جہاں اس کا علم ہو فوراً حکام بالا کو تحریراً اطلاع دیں۔ اس کے متعلق مجھے بھی فوراً اطلاع بھجوا دیں۔ از بس تاکید ہے۔ نیز جن دوستوں کی جائیداد مثلاً مکان یا زرعی زمین وغیرہ قادیان میں ہو۔ یا رہائشی تعلق قادیان سے ہو۔ وہ فوراً نظارت ہذا کو اپنے مفصل کوائف سے اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

سیاسیات

صلح یا جنگ

یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کے انڈر سکرٹری یوروپ آرہے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ ان کے آنے پر صلح کی کوشش ہوسکے گی۔ اور اگر صلح نہ ہوئی۔ تو پھر آئندہ ماہ دنیا پر ہولناک خونریزی کے بے مثال مناظر پیش کریگا جرمنی کے مارشل گوئرنگ اپنے ملک کو ایک طویل جنگ کے لئے تیار کررہے ہیں۔ فرانس اور برطانیہ کی افواج نہ صرف جنگ کے مغربی محاذ کی طرف جارہی ہیں۔ بلکہ مصر و فلسطین و شام میں بھی بڑے پیمانہ پر فوجی اجتماع ہوچکا ہے۔ فرانس کا جرار لشکر پہنچ چکا ہے۔ برطانیہ نے ہندوستان کے بہادر مصر میں اور نیوزیلینڈ۔ اور آسٹریلیا کے جنود شام میں جمع کردیئے ہیں۔۔ انگلستان کے ارباب حل و عقد مصر و عراق و ترکی کا نام فخریہ بطور حلفاء لے رہے ہیں۔ امریکن مہمان پہلے روم جارہا ہے۔ تا مسولینی و پوپ سے مل کر نبض شناسی کرے۔ روس کے ساتھ جرمن کا اتحاد نہ اٹلی کو پسند ہے۔ نہ جرمن قوم کا ایک حصہ اس سے متفق ہے اور نیا حلیف بھی فلنلینڈ کی برف سے اٹی ہوئی دلدلوں میں اپنی طاقت اس سے زیادہ کھوچکا ہے۔ جسقدر پہلے جنگ میں جرمنی نے بلجیم میں کھوئی تھی یا اب پولینڈ میں خرچ کی ہے۔

صلح کے لئے ایک طرف کا جھکنا اور دوسری طرف کا غالب ہونا ضروری ہے۔ موجودہ حالات میں جرمنی کی حالت ایسی ہے کہ وہ جھکے۔ چنانچہ۔

۱۔ جیسا کہ جرمن آزاد بے تار اسٹیشن سے ظاہر ہوتا ہے۔ بعض اہل جرمن ہٹلر کے سخت مخالف ہیں۔ اور اندرونی شورش کا ہر وقت امکان ہے

(۲)۔ روس کی طرف سے کسی قابل ذکر مدد کی امید نہیں۔

(۳) وقت نے اتحادیوں کا ساتھ دے کر ان کی طاقت کو بڑھادیا ہے۔ اور جب جرمنی کے سپاہی کٹ کر کم ہوں گے۔ برطانوی نوآبادیوں سے مزید افواج بطور کمک پہونچ کر اتحادی طاقت کو بڑھائے گی۔

(۴) فضائی طاقت میں کینیڈا۔ نیوزیلینڈ۔ آسٹریلیا وغیرہ کے ہوائی بیڑے۔ اور انگلینڈ اور فرانس کے امریکہ سے خریدکردہ ہوائی جہازوں کا اضافہ ہورہا ہے۔

پھر اگر ہٹلر جھکا تو ممکن ہے کہ امریکہ صلح کراسکے۔ مگر سابقہ تجربہ یہ ہے۔ کہ جب امریکن سیکرٹری یا نمائندہ یوروپ کا جائزہ لینے آیا کرتا ہے۔ تو اس کے بعد جنگ ہوتی ہے۔ جیسا کہ ۱۹۱۴ء میں شروع ہوئی۔

جرمنی کی کمزوری۔ جاپان اور روس کی مصروفیت جنگ۔ اٹلی کی غیر جانبداری۔ اور اتحادیوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کے سامنے اگر جرمنی نے صلح کے لئے آمادگی کا اظہار کیا۔ اور امن کی ضمانت دی۔ تو اس وقت صلح کی جنگ کی نسبت زیادہ امید ہے۔ جو اگر امریکہ نے بھی شمولیت کی دھمکی دی تو اور زیادہ قوی ہوسکتی ہے ورنہ موتا موتی لگنے کا وقت قریب تر آرہا ہے۔ صرف چند دن باقی ہیں ؛

میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے

ہندوؤں کی ایک مذہبی کانفرنس میں ایک احمدی کی تقریر

۹-۱۰-۱۱ فروری کو سناتن دھرم سبھا شام چوراسی کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں انہوں نے ایک مذہبی کانفرنس منعقد کی۔ جس کا مضمون تھا۔ "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے" چونکہ ہمارے سوا اور کسی مذہبی سوسائٹی نے اپنا نمائندہ نہ بھیجا۔ اس لئے کانفرنس کا وقت ۳ بجے سے ۵ بجے تک کردیا گیا۔ ہم نے اپنی طرف سے ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کا نام بھیج کر منظوری حاصل کرلی۔ اور ماسٹر صاحب ۱۰ فروری کو یہاں پہونچ گئے۔ اور نماز ظہر ادا کرنے کے بعد دیگر مسلمانوں کو لے کر سبھا کے جلسہ میں گئے۔ سناتن دھرم سبھا نے ۳ بجے سے ۴ بجے تک ایک گھنٹہ وقت ماسٹر صاحب کو تقریر کرنے کے لئے دیا۔ اور جب ماسٹر صاحب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو سناتن دھرم سبھا کی طرف سے انہیں پھولوں کا ہار پہنایا گیا۔ ماسٹر صاحب نے سناتن دھرم سبھا کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا۔ میرا مذہب کہتا ہے کہ ہر قوم میں نبی آئے۔ اور ہندوستان میں بھی خدا نے حضرت کرشن اور حضرت رامچندر کو مبعوث کیا۔ اور ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ کے نبی کا ماننا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اور ہم اس کی عزت کرتے ہیں۔ نیز فرمایا۔ اسلام گلدستہ کو پیش کرتا ہے۔ یعنی تمام انبیاء کی صداقت کا اعتراف کراتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اور بھی بہت سے دلائل دیئے۔ نیز فرمایا۔ کہ اسلام کا خدا پہلے بھی کلام کیا کرتا تھا۔ اور اب بھی اپنے بھگتوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس زمانہ میں اسلام کی حفاظت کے لئے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے بہت سی پیشگوئیاں کیں۔ جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔

آپ کی تقریر ۴ بجے شام ختم ہوئی جس کا اثر بہت اچھا رہا۔ اس کے بعد سناتن دھرم سبھا کے سیکرٹری نے اسلم صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد سناتن دھرم کی طرف سے جناب پنڈت گوپال مصر صاحب نے تقریر شروع کی۔ جس میں کہا۔ آج سے قبل جتنا مسلمانوں یا عیسائیوں سے مجھے ملنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے یہی کہا۔ کہ ہمارے نبی کے بعد خدا کسی سے کلام نہیں کرتا۔ اور میں یہ کہتا۔ کہ اگر آپ کا خدا کلام نہیں کرتا۔ تو کیا وہ گونگا ہے۔ مگر آج مولوی صاحب کی تقریر سے مجھے اپنا خیال بدلنا پڑا۔ اور مجھے خوشی ہوئی۔ کہ آج بھی مسلمانوں کے اندر ایسے خیال کے لوگ موجود ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ خدا بولتا ہے۔ اور اس نے فلاں شخص سے کلام کیا۔

جلسہ میں ہر مذہب کے لوگ کثیر تعداد میں موجود تھے۔ سب نے اسلم صاحب کی تقریر کو پسند کیا ؛

عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شام چوراسی

درخواست دعاء

میرا عزیز محمد شریف بعارضہ ڈبل نمونیہ سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت سے التجا ہے۔ کہ عزیز موصوف کے لئے دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔

احمد الدین چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا۔

غیر مسلموں کی اپنے مذہب کے متعلق جدوجہد

حصار کا قحط زدہ علاقہ اور آریہ سماج

چونکہ آریہ سماج اپنے اثر اور رسوخ کو وسیع کرنے کے لئے کوئی موقع نظر انداز نہیں کرتی۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے حصار کے قحط زدہ علاقہ پر آج کل خاص توجہ مبذول کر رکھی ہے اور ان مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کی جا رہی ہے۔ چنانچہ کئی سنٹر کھلے ہوئے ہیں۔ باقاعدہ اپدیشک ان کیمپوں میں کام کر رہے ہیں اور دوسرے لوگوں سے نقد۔ اناج۔ آٹا۔ پارچات وغیرہ ہر چیز حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ان چیزوں کو مستحقین میں تقسیم کر کے ان کے دلوں میں اپنے لئے جگہ پیدا کی جا رہی ہے اس طرح آریہ سماجی خیالات کی اشاعت کے لئے راستہ صاف کیا جا رہا ہے۔

حیدرآباد میں آریہ سماج کا پرچار

فروری کے وسط میں مشہور آریہ سماجی پرچارک سوامی ستیہ دیو ریاست میں پرچار کے لئے گئے۔ آریہ سماج بنگال کے سکرٹری نے انگلی کے علاقہ میں دورہ کیا اور لوگوں کو ستیارتھ پرکاش پڑھ پڑھ کر سناتا اور آریہ عقائد کی اشاعت کرتا رہا۔ ضلع گلبرگہ میں کمار سبھا (ینگ مینز ایسوسی ایشن) قائم کی۔ راشٹریہ سیوا دل بھی قائم ہو چکا ہے۔ چار کمان میں ان لوگوں نے مظاہرے بھی کئے۔ اور پریڈ کی گویا اب یہ لوگ تبلیغی اداروں کے ساتھ ساتھ نیم فوجی ادارے بھی قائم کر رہے ہیں۔ پنڈت گورو دھر یندر شاستری شولاپور سے پرچار کے لئے گلبرگہ کے علاقہ میں گئے سٹیشن پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ رات کو آریہ سماج مندر میں انہوں نے دو گھنٹے تقریر کی قریباً چھ ہزار لوگ اس میں شریک ہوئے مشہور آریہ سماجی پرچارک مہتہ جیمنی جی نے بھی اعلان کیا ہے۔ کہ وہ عنقریب حیدرآباد میں پرچار کے لئے جائیں گے۔

علاقہ کاٹھیاواڑ میں آریہ اپدیشک کا دورہ

مہتہ جیمنی جی نے گذشتہ دنوں کاٹھیاواڑ میں دورہ کیا۔ اور ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں سولہ مقامات پر ۲۴ لیکچر دیئے ۲۳۰۰ میل کا سفر بذریعہ ریل کیا۔ اس دورہ میں وہ بعض ریاستوں میں بھی گئے۔ اور ان کا بیان ہے۔ کہ ہر جگہ ان کے لیکچروں کو دلچسپی سے سنا گیا۔ اسی سلسلہ میں وہ سوامی دیانند کی زاد بوم یعنی ٹنکارہ میں بھی گئے اور آریہ سماج کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ وہ مکان جس میں سوامی جی پیدا ہوئے تھے۔ اور جو اب ان کی بہن کے پوتوں کے قبضہ میں ہے۔ آریہ سماج خرید لے اور یہاں کوئی پاٹھ شالہ۔ سنیاسی آشرم یا ویدک آشرم سوامی جی کی یاد میں قائم کر دے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ مکان اچھی حالت میں نہیں۔ اور اسے خریدنے اور کسی مفید ادارہ کے قابل بنانے میں کل دس ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔

آریہ سماج کے پرچار کی غرض و غایت

سنٹرل انڈیا کے بھیلوں کے عیسائی ہو جانے کے متعلق پرکاش نے جو واویلا کیا ہے۔ اس کا اجمالی ذکر گذشتہ دو پرچوں میں کیا جا چکا ہے۔ ۱۸ فروری کے پرچہ میں پھر اس نے اس موضوع پر اظہار خیال ہے۔ اور اس امر پر بہت زور دیا ہے۔ کہ اچھوتوں کو نہ صرف عیسائیت کے حملہ سے محفوظ کیا جائے۔ بلکہ یہ کہ انہیں ہندو دھرم میں باقاعدہ شامل کیا جائے۔ لیکن اس شذرہ میں اس نے ایک بات ایسی لکھی ہے جو اس سپرٹ کی غمازی کر رہی ہے۔ جو اچھوت ادھار وغیرہ کے خوشکن اور بظاہر نہایت خوشنما پردہ کے پیچھے کام کر رہی ہے۔ اور جس کے پیش نظر آریہ سماج اس قسم کی تحریکات جاری کرنے اور ان پر روپیہ خرچ کرنے میں مصروف ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"چند لاکھ بھیلوں کو بچانے کے لئے تین کی ضرورت ہے۔ دھن کی ضرورت ہے۔ اور سیوکوں کی ضرورت ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انہیں یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ تم لوگ ہندو ہو۔ اور ویسے ہی سچے ہندو ہو۔ جیسے کہ دوسرے اگر یہ بات ان کی سمجھ میں آ جائے۔ تو ان کا اپنے تئیں ہندو ظاہر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان کے عیسائی ہونے کا خطرہ بھی گھٹ جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ جو لوگ یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی تعداد قائم رہے اس میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ان دونوں سبھاؤں کی مدد کریں۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ موجودہ حالات میں ہم ایک بھی آدمی کا کھونا گوارا نہیں کر سکتے۔"

پرکاش کے یہ الفاظ اس قابل ہیں۔ کہ ہر اچھوت کہلانے والے بھائی تک پہنچا دیئے جائیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ آریوں کو اچھوتوں کی بہتری منظور نہیں۔ بلکہ اپنی تعداد بڑھانا مقصود ہے۔

اپنی ترقی کے لئے ہندوؤں کی سرگرمیاں

۱۹ فروری کو آریہ سماج لائل پور کے سالانہ جلسہ پر لالہ خوشحال چند خورسند آف "ملاپ" نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ قومی ترقی کے لئے چار چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ جن میں سے اول نمبر پر پرچار کا ہے۔ آج یورپ میں جو جنگ جاری ہے۔ اس میں پرچار یعنی اشاعت ہی سب سے بڑی طاقت ہے۔ ہندو تمدن میں یہ کام برہمنوں سے مخصوص کر دیا گیا اور اس قوم نے اس فرض کو خوب ادا کیا۔ ان کی کوششوں سے کسی زمانہ میں سماٹرا اور جاوا وغیرہ ہندو نو آبادیات تھیں۔ اور یہ افغانستان۔ بلوچستان اور ریاستان وغیرہ جن کے نام سے آج آپ لوگ کانپتے ہیں۔ کسی زمانہ میں آپ ہی کے تھے۔ مسلم بادشاہوں کے عہد حکومت میں بھی گو اس کی راہ میں سخت مشکلات پیدا ہو گئی تھیں مگر برہمنوں نے نہایت مستعدی سے اشاعت کا کام جاری رکھا۔ لیکن آخر وہ سست ہو گئے۔ اور یہ زندگی بخش کام چھوڑ بیٹھے جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج ہماری ہر جگہ بہت بری گت بن رہی ہے۔ اگر ہندو پھر ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ پھر پرچار کی طرف متوجہ ہوں۔

قومی ترقی کے لئے دوسری چیز دولت ہے۔ جس کے پاس دولت نہ ہو۔ اس کی کوئی عزت نہیں کرتا۔ ہندو دھرم مفلسوں اور کنگالوں کا مذہب نہیں۔ وہ حکم دیتا ہے کہ دولت خوب کماؤ۔ اور روپیہ اکٹھا کرو۔ اور پھر صرف اس کی چوکیداری نہ کرو۔ بلکہ اسے اچھے کاموں پر خرچ بھی کرو۔ پس آپ لوگ روپیہ کمائیں۔ اور ہری جنوں کے ادھار کے لئے خرچ کریں۔ اہنسا نے ہماری قوم کو بزدل بنا دیا ہے۔ ہندو دھرم بزدلوں کا دھرم نہیں۔ اس کے لئے بازوؤں میں طاقت پیدا کرنی ضروری ہے اس لئے نوجوانوں میں۔ ورزش کا شوق پیدا کریں۔ اور انہیں مضبوط بنائیں۔

ضلع انبالہ کے اچھوتوں کا فیصلہ

روپڑ سب ڈویژن میں جو اچھوت سکھ آباد ہیں ان کا ایک اجلاس ۱۳ فروری کو موضع کورالی میں منعقد ہوا۔ مختلف پارٹیوں کے نمائندوں نے تقریریں کیں۔ اور باتفاق آراء یہ قرار پایا۔ کہ آئندہ مردم شماری میں تمام اچھوت سکھ اپنے آپ کو سکھوں اور ہندوؤں سے علیحدہ شمار کرائیں۔ اور شیڈولڈ کلاسز میں اپنے نام لکھوائیں۔ ذات کے خانہ میں صرف [illegible]

ایک ہندوستانی افسر کا خط گورنر بہادر پنجاب کے نام

ایک پرائیویٹ خط کے مندرجہ ذیل اقتباسات دلچسپی کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔ جو ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر کو ایک ہندوستانی افسر کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ یہ افسر جناب ممدوح کے ذاتی دوست ہیں۔ اور حال ہی میں ہندوستانی فوج کی کمان میں سمندر پار گئے ہیں۔

"ہم اپنی منزل مقصود پر پہونچ گئے ہیں۔ اور نہایت آرام سے ہیں۔ راستہ میں کوئی مویشی یا آدمی زخمی نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کسی کی موت ہوئی۔ یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ اس وقت تک ہم اس بارہ میں خوش قسمت واقع ہوئے ہیں۔ کہ ان تمام اشخاص نے جن کے ساتھ ہمیں واسطہ پڑا ہے۔ نہایت اچھا خیال کیا ہے۔ لہٰذا یہ یقین کرنے کی ہر وجہ موجود ہے۔ کہ ہم اپنے صوبہ کی شہرت کو برقرار رکھ سکیں گے"

"یہ جگہ بہت زیادہ ٹھنڈی ہے۔ لیکن آدمی اور مویشی سایہ کے نیچے ہیں اور نہایت آرام سے ہیں۔ یہ حقیقت کہ ہم سو فیصدی چاق چوبند ہیں ظاہر کرتی ہے۔ کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ مجھے خلوص دل کے ساتھ امید ہے کہ آپ یہ بات سولجرز بورڈوں تک پہونچا دیں۔ تاکہ یہاں کے آدمیوں کے رشتہ دار یہ جان لیں۔ کہ ہمارے کمانڈنگ افسر اچھی طرح خبر گیری کر رہے ہیں۔ اور ہماری عزت کرتے ہیں"

"جو بات ہمارے آدمیوں کے لئے حیرانی کا باعث ہوئی وہ یہ ہے کہ یہاں کھانے پینے کی ہر چیز فراوانی کے ساتھ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمن پروپیگنڈا کتنا غلط اور جھوٹا ہے"

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سیٹ

پچاس روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

احباب کرام کے سامنے ایک نہایت مبارک اور مفید تجویز پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام نیز بزرگان سلسلہ کی کتب کی ایک مستقل لائبریری قائم کی جائے۔ روحانیت کا یہ خزانہ نسلاً بعد نسلٍ کام آتا رہیگا۔ اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں تعلیم احمدیت کو تازہ رکھنے کا ایک بڑا ذریعہ ہوگا۔ اور احباب کرام ان کتب کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو بھی پورا کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش } فرمایا "ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہیے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں۔ اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔"

نیز فرمایا "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"

حضرت خلیفہ اول کی خواہش } فرمایا "حضرت پیر و مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میرا سارا مال اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان } فرمایا "جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے۔ وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک [illegible] سے کما حقہ واقفیت پیدا نہ ہو" امید ہے ان اقتباسات کو پڑھ کر اس مبارک تجویز پر عمل کرنے سے کوئی دوست کوتاہی نہیں کرے گا۔

مینجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی (لڑکے پیدا ہونے کی دوائی) یہ دعائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب۔ ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں۔ استاذی المکرم حضرت مولینا شاہی طبیب حکیم نورالدین صاحب کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں۔ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند لگ کے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھوٹتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آ موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہے۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو سوتے وقت کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے قیمت [illegible] گولی (عہ)

مقوی دندان :۔ اگر آپ کے دانتوں میں سوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲

تریاق گردہ۔ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الامان۔ جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب کنکر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس عہ

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں۔ موتی۔ مشک۔ زعفران کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و قوت و مانی کی درست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے ناتوانوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (سے)

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پشاور ۲۲ فروری۔ قبائلی حملوں کی روک تھام اور احمد زئی علاقہ کو حملہ آوروں سے پاک کرنے کی غرض سے فوج کی سرگرمیاں شروع ہو گئی ہیں۔ چنانچہ کل صبح فوج کے دو دستے جنوب کی طرف دو مقامات سے احمد زئی علاقہ میں داخل ہوئے۔ ایک دستہ لنمبرگ سے کنگانی کی وادی میں پہنچا۔ قبائلی گروہ سے مقابلہ ہونے کے بعد فوج نے بعض مقامات پر قبضہ کر لیا۔ دوسرا کالم بنوں سے کنگانی کی وادی کی طرف بڑھا۔ راستہ میں اسے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ سرکاری فوجوں نے قرم کے مغرب میں ان چٹانوں پر قبضہ کر لیا جو بنوں سے ۸ میل کے فاصلہ پر شمال کی طرف واقع ہیں

لنڈن ۲۲ فروری۔ مغربی مورچہ پر کل دن بھر تو کچھ سرگرمی رہی۔ لیکن رات خاموشی سے گزری۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ فن لینڈ کو چونکہ باہر سے جنگی ہوائی جہاز پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے اب وہ نہ صرف روسی ہوائی جہازوں سے بچاؤ کرنے کے قابل ہو گیا۔ بلکہ حملہ بھی کر رہا ہے۔ اور دشمن کے ہوائی جہازوں سے باقاعدہ جنگ کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ ترکی میں آج پھر زلزلہ کے چھ جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے ۱۳۶ آدمی مر چکے ہیں۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ نے آج ان بہادروں کا شاندار استقبال کیا جنہوں نے جرمن جنگی جہاز گرافس پی کے ساتھ لڑائی میں حصہ لیا۔ بادشاہ سلامت نے سمندری بیڑے کی وردی پہنی ہوئی تھی جب کہ آپ نے جہازیوں کا معائنہ کیا۔ اور ان کو تمغے تقسیم کئے۔

لاہور ۲۳ فروری۔ آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس سے کانگرس پارٹی کے ممبر اٹھ کر چلے گئے۔ بات یوں ہوئی۔ کہ التوا کی دو تحریکیں جب کانگرس پارٹی کی طرف سے پیش ہوئیں۔ تو سپیکر نے اس لئے ان پر بحث کرنے کی اجازت نہ دی۔ کہ بجٹ کی بحث کے وقت ان کو پیش کیا جا سکتا ہے دوران گفتگو میں دیوان چمن لال نے کچھ ایسے الفاظ استعمال کئے جنہیں واپس لینے کے لئے سپیکر نے انہیں کہا۔ مگر انہوں نے واپس نہ لئے۔ سپیکر نے کہا۔ دیوان چمن لال کا رویہ سخت قابل اعتراض ہے اس پر دیوان صاحب اٹھ کر چلے گئے اور باقی کانگرسی ممبر بھی باہر نکل گئے

الہ آباد ۲۲ فروری۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے ایک بیان میں ان ذرائع پر روشنی ڈالی ہے جن پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان چین کی مدد کر سکتا ہے۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ فرانس میں ہندوستانی افواج کے لئے گرم ٹوپیاں گرم جرابیں اور مفلر وغیرہ فراہم کئے جا رہے ہیں۔ یہ اونی اشیاء برطانیہ کی خواتین بنتی ہیں۔

قاہرہ ۲۲ فروری۔ پولیس نے ۶ سو جرمنوں کے مکانوں کی تلاشی لی اور ایسے کاغذات اور نقشے برآمد کئے جن میں مصر کی فوجی قوت اور فوجی چھاؤنیوں کے متعلق معلومات درج تھے۔ ان جرمنوں نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ ہونے پر نازی حکومت کی پالیسی سے بیزاری کا اعلان کیا تھا۔ جس پر حکومت مصر نے انہیں نظر بند کرنے کی بجائے آزاد زندگی بسر کرنے کی اجازت دے دی۔ مگر اندرونی طور پر یہ جرمن سازشیں کرتے رہے اب ان میں سے ۲۹ جرمن نازی جاسوس ثابت ہو چکے ہیں اور انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے

ملتان ۲۲ فروری آج چو روشن لال مجسٹریٹ ملتان نے مسٹر ویریندر مینجنگ ایڈیٹر روزنامہ پرتاپ کو چھ ماہ قید با مشقت کی سزا کا حکم دیا اور بی کلاس میں رکھے جانے کی سفارش کی۔ ان پر الزام یہ ہے کہ گذشتہ جنوری میں اسمبلی کے ضمنی انتخاب کی مہم کے سلسلہ میں انہوں نے ایک قابل اعتراض تقریر کی تھی جس کی بناء پر زیر دفعہ ۳۸ ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس ان پر مقدمہ چلایا گیا۔

ایمسٹرڈم ۲۲ فروری۔ باخبر بین الاقوامی سیاسی حلقوں میں اس اطلاع کی تصدیق کی جاتی ہے۔ کہ روس اور فن لینڈ کے درمیان جنگ ختم کرانے کے لئے ہٹلر کوشش کر رہا ہے اور اس مقصد کے لئے اس نے بطور ثالث اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ جرمنی کے ریڈیو سٹیشن اور جرمن اخبارات نے اس خبر کی تردید کی تھی۔ مگر اس تردید کو ان حلقوں میں کوئی وقعت نہیں دی جا رہی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کی یہ کوشش خود غرضی پر مبنی ہے کیونکہ اس جنگ کی بدولت اسے روس سے ضروری سامان رسد اور خام پیداوار کا ملنا ناممکن ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۲ فروری۔ فرانسیسی ریڈیو کی اطلاع ہے کہ پولینڈ کی پول آبادی کی زمینیں چھین کر جرمن لوگوں کے حوالے کی جا رہی ہیں۔ پولوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان زمینوں پر صرف بطور غلام کام کر سکتے ہیں۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ جو پول جرمن مظالم سے بھاگ کر روسی علاقہ میں پناہ گزین ہوئے تھے انہیں پکڑ کر جرمن پولیس کے حوالے کیا جا رہا ہے اور جرمن انہیں قتل کر رہے ہیں ان کی تعداد ۳۰ ہزار کے قریب ہے

لاہور ۲۲ فروری۔ پنڈت منی لال کالیہ نے آج اسمبلی میں ایک خط پڑھا۔ جو پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ ریونیو کے ایک افسر اعلیٰ نے سکرٹریٹ سے جاری کیا اور جس میں اس نے اسمبلی کے ان اچھوت ممبروں کو جو یونینسٹ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں لکھا کہ گورنمنٹ کچھ زمین اچھوت لوگوں کو نذرانہ کے طور پر دینا چاہتی ہے اگر ان ممبروں کے کوئی واقف ہوں تو وہ ان کے نام بھی سفارش کر سکتے ہیں۔ سپیکر نے اس تحریک پر بحث کرنے کی اجازت دیدی بحث جاری تھی کہ وزیراعظم تشریف لائے اور انہوں نے ایک اہم پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر سپیکر سے کہا کہ یہ چٹھیاں میری ہدایت پر لکھی گئی تھیں۔ اس لئے یہاں کسی ایک افسر کا فعل زیر بحث نہیں بلکہ وزیراعظم یا وزارت کے طرز عمل یا پالیسی کا سوال ہے اگر میرے دوست اس معاملہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو انہیں میرے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنی چاہئے۔ تحریک التوا کی صورت میں اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ اس پر آنریبل سپیکر نے وزیراعظم کے پوائنٹ آف آرڈر کو درست قرار دیتے ہوئے فیصلہ کیا کہ یہ معاملہ تحریک عدم اعتماد کی صورت میں ہی زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے جرمنی پر بڑی دور تک پرواز کی۔ اور آسٹریا و بوہیمیا پر کامیابی سے دیکھ بھال کی۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ جرمنی نے یہ بات مان لی ہے۔ کہ اس کے جن ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان میں سے دو تباہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ جرمنی کے جن بم برسانے والے جہازوں نے آج تک برطانیہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ان میں سے ۱۴ گرائے گئے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ۹ اور جہاز تباہ ہو گئے ہوں۔ کیونکہ اس قدر نقصان پہنچایا گیا تھا۔ کہ ان کا سلامت واپس پہنچ جانا ممکن نہ تھا۔ اسی قسم کے بم برسانے والے ۴۶ جہاز فرانس نے گرائے گویا جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ جرمنی کے قریباً سو بم برسانے والے جہاز تباہ ہو چکے ہیں

لنڈن ۲۳ جنوری۔ اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ پولینڈ کے بہت سے آدمی اس وقت تک جرمنی بھیج دئیے گئے ہیں۔ ۱۲ فروری سے روزانہ دس گاڑیاں آدمیوں سے بھری ہوئی جرمنی کو جا رہی ہیں۔ ان لوگوں سے وہاں جبراً کام لیا جاتا ہے۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ جب سے [illegible]

باہتمام قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی